نقشِ اول

مقامِ حدیث

الحمدللہ خاصی تاخیر سے سہی ہم آج تحقیقات حدیث کا دوسرا شمارہ پیش کرنے میں کام یاب ہورہے ہیں، اس طرح تحقیقات حدیث ان مجلّات کی فہرست میں شامل نہیں ہوسکا جو ایک بار طلوع ہوکر ہمیشہ کے لئے غروب ہوگئے۔ شنید ہے کہ ایسی ایک فہرست بھی مرتب کی جارہی ہے۔

تحقیقات حدیث کے شمارہ اول میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ یہ مجلّہ اپنی مدد آپ کے تحت چند درد مند دلوں کی کاوش ہے جو جامعہ خیرالعلوم اور حضرت مفتی غلام قادر رحمۃ اللہ سے نسبت تلمذ وانتساب رکھتے ہیں۔ اس میں نہ جامعہ خیرالعلوم کی جانب سے کوئی مالی معاونت شامل ہے، نہ کسی اورادارے کی جانب سے کسی نوعیت کی مدد مل رہی ہے۔ یہ لکھنے کا مقصد محض اس مجلّے کی اہمیت کی جانب متوجہ کرنا تھا، تاکہ اس کی رکنیت کا دائرہ وسیع کیا جاسکے، اور اس مجلّے کو سراہنے والے تمام مہربان اہل علم اس ضمن میں مجلّے کی سرپرستی فرمائیں۔ اس مجلّے میں اسے دوبارہ دہرانے کا بھی یہی مقصد ہے، اور ہماری کوشش ہوگی کہ ان سطور میں یہ بات آئندہ نہ کہی جائے۔

حدیث کا معاملہ عرصے سے غیر معتدل رویئے کا شکار ہے، انکار حدیث کا دور شاید گزر چکا ہے، اب یہی فکر دوسرے اسالیب اختیار کرکے نئے ذہنوں میں پراگندگی کے بیج بورہی ہے۔ اس کا مقابلہ پرانے ہتھیاروں سے ممکن نہیں، نہ صرف دفاعی اسلوب مناسب ومفید ہے، نہ محض الزامی جوابوں کا سلسلہ کافی ہے۔ نئے ذہن دلیل مانگتے ہیں اور دلیل بھی وہ جو فہم وشعور کو اپیل کرے۔ اس لئے اس میدان میں لٹریچر کی تیاری اور مواد کی فراہمی کا سلسلہ مسلسل جاری رہنا چاہئے، اچھے مضامین لکھے جائیں، طبع ہوں، درس گاہوں میں جگہ پائیں اور بار بار شائع ہوکر قارئین تک رسائی حاصل کریں۔ ایسے کتابچوں کا سلسلہ بھی مفید ہوسکتا ہے اور اس مقصد کے لئے ہمارے فورم کی

خدمات ہمہ وقت کسی تفریق کے بغیر ہر ایک کے لئے حاضر ہیں۔

اسی ضمن میں ایک اور نکتہ بھی توجہ چاہتا ہے، احادیث کے ردو قبول کا بنیادی فلسفہ اور فارمولا عرصہ پہلے طے پاچکا ہے، روایتاً اور درایتاً ان اصول وضوابط کی روشنی میں اہل علم نقد و تحقیق کا سفر جاری رکھ سکتے ہیں اور الحمدللہ یہ سفر جاری ہے، مگر اس میدان میں نئے عنوانات مقرر کرنا، نئے اسالیب متعارف کرانا اور اسلاف کی روش سے ہٹ کر نئی جدتیں تراشنا نئی الجھنوں کو جنم دینے کا سبب بن سکتا ہے، یہ خیالی مفروضہ نہیں، بعض جدتوں کے نتائج سامنے آنا شروع ہوگئے ہیں۔ حدیث کے درجات متعین کرنے کے لئے اصطلاحات مقرر شدہ ہیں اور ان اصطلاحات کی روشنی میں احادیث پر حکم لگانے کا طریقہ بھی ایک زمانے سے موجود ہے، اب بھی کسی متعارف اور متداول کتاب کے بارے میں یا اس کی بعض احادیث کے بارے میں اپنی تحقیق کے مطابق حکم لگانا ممنوع نہیں، مگر اسے صحیح وضعیف کے عنوان سے دو حصوں میں منقسم کرنا عوام الناس کو الجھنوں میں مبتلا کرنے اور ذخیرۂ احادیث سے دور کرنے کا سبب بھی بن سکتا ہے، پھر آج کسی حدیث پر نیا حکم لگانے والے محقق کی رائے قابل قبول تو ہوسکتی ہے، مگر حتمی نہیں، اس سے بھی اختلاف کا دوسرے اہل علم کو اتنا ہی حق ہے جتنا ماقبل کے محققین سے اختلاف کا ان کو حق حاصل ہے، اس لئے جزم کا اظہار کسی طور مناسب نہیں نہ اس بحث کو عوام الناس کی سطح پر آنا چاہئے، جب کہ بدقسمتی سے ایسا ہی ہورہا ہے، یہ فضا خود مقام حدیث کے سلسلے میں الجھنوں کا سبب بن رہی ہے، اور اس سے حدیث کا مقدمہ کمزور کرنے والوں کا راستہ ہموار ہورہا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اب موضوع اور ضعیف حدیث کو ایک صف میں کھڑا کیا جارہا ہے۔ یہ امر سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے، پتہ نہیں ہمیں اس بات کی سنگینی کا احساس ہے یا نہیں؟

ان سطور میں محض اس طرف توجہ دلانی مقصود ہے۔ تفصیل ان شاء اللہ پھر کبھی۔

سید عزیز الرحمن